# ہسپتال کے 700 ملازمین کیلئے تنخواہ ادائیگی ہفتے میں دو مرحلوں میں کرنے کا فیصلہ

**مالی بحران کے خاتمے تک ہر ماہ تنخواہ دو قسطوں میں ادا کی جائے گی، ایمرجنسی وارڈ اور آپریشن تھیٹر کو استثنیٰ حاصل ہوگا**

ڈاکٹر نسرین جلیل

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں 12 فروری کی صبح ایک نرس اپنے موبائل فون پر بینک کا میسج دیکھ رہی تھی۔ میسج میں لکھا تھا کہ اس کے اکاؤنٹ میں جنوری کی تنخواہ کا پہلا حصہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ نرس نے مسکرا کر اپنے ساتھی کو بتایا کہ یہ مہینہ پورا ہونے سے پہلے ہی تنخواہ آ گئی ہے۔ یہ خبر ہسپتال کے 700 ملازمین کے لیے ایک طویل انتظار کے بعد آئی ہے۔ ڈاکٹروں، نرسوں، لیبارٹری عملے اور صفائی کے کارکنوں کو پچھلے چار مہینوں سے تنخواہ کا انتظار تھا۔ ہسپتال کی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ تنخواہ دو قسطوں میں ادا کی جائے گی، تاہم ایمرجنسی وارڈ اور آپریشن تھیٹر کو اس فیصلے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر ڈاکٹر فیصل رضا نقوی نے پیر کے روز پریس کانفرنس میں کہا کہ ہسپتال کا ماہانہ خرچ تقریباً 4 کروڑ روپے ہے جبکہ آمدنی صرف 2 کروڑ روپے کے قریب رہی ہے۔ فرق پورا کرنے کے لیے بینک سے قرض لیا گیا اور کچھ ادویات ادھار پر منگوائی گئیں۔ انہوں نے کہا: «ہم جانتے ہیں کہ ملازم کا گھر اس تنخواہ پر چلتا ہے، اسی لیے ہم نے سب سے پہلے وہی رقم روکی جو سب سے کم ہے، تاکہ کسی کا چولہا نہ بجھے۔» ان کے مطابق اگر یہ فیصلہ نہ کیا جاتا تو ہسپتال کا بجلی کا بل ادا کرنا بھی ممکن نہ رہتا۔

نرس کے مطابق وارڈ میں کام کرنے والی 18 نرسیں اس فیصلے سے براہِ راست متاثر ہوئی تھیں۔ ان میں سے 6 کے شوہر بھی ہسپتال میں ملازم ہیں۔ ایک نرس نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کی فیس کے لیے رشتہ داروں سے قرض لینے پر مجبور تھی۔ ایمرجنسی وارڈ میں 24 گھنٹے کام ہوتا ہے اور مریض کسی کو نہیں کہتے کہ ڈاکٹر تنخواہ نہ ملنے پر کام کم کر دے۔ اس لیے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ یہ دو وارڈ مکمل طور پر چلتے رہیں گے، چاہے باقی ہسپتال کے دروازے بند ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

ڈاکٹر فیصل رضا نقوی نے بتایا کہ ہسپتال کے 12 شعبوں میں سے 5 میں او پی ڈی عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے۔ ان میں جلد کے امراض، دانتوں کا شعبہ اور ریٹائرمنٹ کے بعد کام کرنے والے ڈاکٹروں کا شعبہ شامل ہے۔ ان کے مطابق یہ فیصلہ مریضوں کو تکلیف دے گا، مگر ڈاکٹر اگر تنخواہ کے بغیر کام کرتے رہیں تو ہسپتال مکمل طور پر بند ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا: «ہم نے ڈاکٹروں سے درخواست کی ہے کہ وہ ایمرجنسی میں اپنا وقت دیں، ہم ان کے پٹرول کا خرچ دینے کی کوشش کریں گے۔» تاہم ڈاکٹروں کی تنظیم نے اس پر ابھی کوئی باقاعدہ جواب نہیں دیا۔

ہسپتال کے ایک سینئر ڈاکٹر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یہ فیصلہ درست ہے مگر خطرناک بھی ہے۔ ان کے مطابق اگر ایمرجنسی وارڈ میں کوئی حادثہ ہوا تو ذمہ داری کس پر آئے گی، یہ واضح نہیں۔ ایک اور ڈاکٹر نے کہا کہ نجی ہسپتال اس وقت مریض سے پیشگی رقم مانگ رہے ہیں، اور سرکاری ہسپتال کا بند ہونا براہِ راست غریب مریض کو نجی ہسپتال کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ان کے مطابق پچھلے ہفتے ایمرجنسی وارڈ میں آنے والے 41 مریضوں میں سے 9 کو نجی ہسپتال بھیجنا پڑا۔

دوسری جانب ہسپتال کے مریض اس فیصلے پر ملے جلے ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ ریحانہ بی بی نامی ایک خاتون نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کا آپریشن ایمرجنسی وارڈ میں کروانا چاہتی تھیں اور انہیں خدشہ ہے کہ تاریخ آگے بڑھ جائے گی۔ دوسری طرف ایک ریٹائرڈ استاد نے کہا کہ ڈاکٹروں کا حق ہے کہ وہ کام کریں، مگر ریاست کا فرض ہے کہ پہلے اپنے ملازم کو تنخواہ دے۔ ہسپتال کے باہر لگے ایک بورڈ پر لکھا ہے کہ مریض کی شکایت کے لیے ہیلپ لائن 1166 پر رابطہ کیا جائے۔

ہسپتال کے ایک افسر نے بتایا کہ بقایا تنخواہوں کی ادائیگی کا پورا منصوبہ اگلے ہفتے جاری کیا جائے گا۔ اس میں ہر ملازم کو اس کے بقایا جات کا ایک تہائی ہر ماہ دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر فیصل رضا نقوی کے مطابق اگر یہ منصوبہ چھ ماہ میں مکمل ہو گیا تو باقی ملازمین کو ستمبر تک پورا حق مل جائے گا۔ ان کا کہنا تھا: «یہ وعدہ کاغذ پر نہیں، ہر ملازم کے دستخط کے ساتھ ہوگا، تاکہ کسی کو شک نہ رہے۔»

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں کام کرنے والی نرسوں کی تنظیم نے اس فیصلے کو عارضی قرار دیا ہے۔ تنظیم کی صدر نے کہا کہ ہم مریض کی خاطر کام کرتے ہیں، مگر ہمارے بچے بھوکے نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد کام کرنے والے ڈاکٹروں کا شعبہ بھی کھولا جائے تاکہ بزرگ مریض بھی علاج کروا سکیں۔ ڈاکٹر فیصل رضا نقوی نے اس مطالبے کو نوٹ کر لیا اور کہا کہ اگلے مرحلے میں اس پر غور کیا جائے گا۔

## صفحہ ۲ ۔ ۱۶ صفحات

**صفحہ ۲ ۔ ۱۶ صفحات** ۔ ۲۱ مئی ۔ ۹۶ صفحات ۔ ۲۰۲۵ ۔ ۱۶ صفحات ۔ ۲۰۲۵ ۔ ۱۶ صفحات ۔ ۲۰۲۵ ۔ ۱